بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ع۴
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg No L cel XXXVIII | مسیحِ وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — چار روپے پیشگی

جلد ۱۰ — ۲۲ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ پھاگن سمت ۱۹۶۷ بکرمی — نمبر ۱۷

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفیٰؐ پاؤ گے تم

درس قرآن مجید شروع ہوگیا

قرآن کے درس کے لئے جسقدر احمدی احباب بیتاب تھے اس کا اندازہ کسی قدر اُن بعض اشعار سے بھی ہوسکتا ہے جو ۱۶- فروری کے بدر میں چھپ چکے ہیں۔ ۱۸- نومبر ۱۹۱۰ء سے یہ سلسلہ بند ہوا اسکے بعد فوری حادثہ کی وجہ سے کچھ مدت تو بہت پریشانی رہی پھر جب مولانا امیرالمؤمنین کی طبیعت میں افاقہ ہوا تو عرض کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:-

"رتر چھر میں ایک بزرگ تھے۔ قحط سالی اور بارش کی کمی تھی۔ لوگوں نے اسنے عرض کی حضور بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ بزرگ موصوف نے اپنے ایک خاص مرید کو حکم دیا کہ میرے سامنے سے چلے جاؤ اور کبھی مت آؤ جب تک بارش نہ ہوجائے۔ وہ خادم چلا گیا اور دعا کرتا رہا کہ اے مولا بارش کردے میں تو اپنے پیر کے ملنے سے بھی رہگیا۔ اُس کے اضطرار کے باعث دعا قبول ہوئی اور بارش ہوگئی۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ اضطرار پیدا ہو اور دعائیں کیجائیں۔"

اس کے بعد پھر زخم کو چیر دینا پڑا اور ماشرا نکل آیا۔ پھر خدا کے فضل سے افاقہ ہُوا تو خدام کی گذارش قبول فرما کر حضور نے اس سلسلہ کے اجرا کا ارشاد صادر کیا۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب واقعی اس تدریس کے اہل ہیں۔ آپ کو قرآن مجید میں ربط آیات کا اللہ نے ایک خاص علم دیا ہے۔ آپ نہایت شرح وبسط کے ساتھ لفظ لفظ قرآن کی تفسیر فرماتے ہیں اور وہ وہ معارف و حقائق بتلاتے ہیں کہ بے اختیار زبان سے سبحان اللہ۔ جزاکم اللہ اور اللّٰھم صلّ علیٰ محمدؐ نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا سرور کے علم و عرفان صحت و عافیت میں ترقی دے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ توجہ کے ساتھ اس سلسلہ تقریر و تفسیر کو سنکر عامل بالقرآن بنیں۔

اگلے اخبار کے ساتھ انشاء اللہ سالانہ ضمیمہ درس شامل کیا جاویگا۔

غلطی کی اصلاح

اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- فروری ۱۹۱۱ء میں مضمون مباحثہ گوجرہ میں بجائے مولوی ظفر علی ایڈیٹر زمیندار کے حافظ ظفر علی ایڈیٹر رسالہ انوار صوفیہ لپسر و ر مرید جماعت علی شاہ چاہیے۔ اور بیعت شدگان کے نام یہ ہیں۔ شیخ حسین بخش۔ چودھری محمد دین و کرم دین ٭ (رشید از گوجرہ)

حضرت خلیفۃ المسیح

پیارے مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ حضرت صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ زخم صرف ایک ثلث باقی رہگیا ہے۔ ہڈی کا ایک سرا بہت خفیف سا باہر ہے۔ باقی سب پر انگور آچکا ہے۔ آج رات کو بسبب سوءِ ہضم کے کچھ تکلیف ہوگئی تھی جو خدام سے کسی قدر کھانے میں بے احتیاطی ہوجانے کا نتیجہ تھی۔ مگر الحمدللہ اسوقت طبیعت بہت اچھی ہے۔ طاقت بتدریج آرہی ہے۔ اب حضرت خود کھڑے ہوجاتے ہیں اور کسی آدمی کے سہارے سے خود اندر سے باہر اور باہر سے اندر تشریف لیجاتے ہیں۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ (عاجز ڈاکٹر بشارت احمد عفی اللہ عنہ ۲۱- فروری ۱۹۱۱ء)

ارشاد الامیر

مرتبہ ڈاکٹر صاحب

فرمایا بیوی کی غلطیوں کو بھول جانا چاہئے۔ اگر غلطیاں یاد رکھی جائیں تو دل میں رنجش آجاتی ہے اور یہ حسن معاشرت کے خلاف ہے۔ فرمایا کہ جب روح جسم خاکی سے علیحدہ ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ ایک نیا جسم لیکر نکلتی ہے جو ہر ہر عضو سے نکلتا ہے۔ میں نے ایسے جسم خود دیکھے ہیں۔ ایک شخص کو جو اس وقت زندہ موجود ہے اُس کو میں نے دیکھا اُس کا جسم خنزیر کا ہے۔ ایک ہی وقت میں اُس کا ظاہری جسم اور خنزیر والا جسم اپنے چار پیروں پر چلتا دیکھا ہے۔ پہلے میں اُس کو نیک آدمی سمجھا کرتا تھا یہ حالت دیکھ کر خیال بدل گیا۔ بیماری کی حالت میں کلوروفارم سونگھانے سے جو بیہوشی ہوتی ہے اُس میں بیہوشی ہوتی ہے۔ اُس میں اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور احساس کا مادہ زائل ہوجاتا ہے۔ اس لئے ان باطنی اجسام کو دیکھ نہیں سکتا۔ مگر موت کی حالت جدا ہوتی ہے۔ اہل کشف لوگوں نے کسی شخص کی موت کے وقت ایسا جسم نکلتا مشاہدہ کیا ہے۔ مگر جب یہ نظارے خدا دکھاتا ہے تو اپنے لوگوں میں ستاری کی شان بھی رکھ دیتا ہے۔ پھر وہ میت کا پردہ فاش نہیں کرتے۔ ہر ایک کے جسم کی حالت جُدا ہی دیکھی ہے۔ اگر سناؤں تو بڑا وقت چاہتا ہے ٭ خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے وہ جسکو چاہے معاف کردے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہئے ٭ فرمایا صحت کی دُعائیں تو بہت ہوئی ہیں اور صحت الحمدللہ حاصل ہوئی۔ صحت کی دُعا کے ساتھ طاقت کی دعا بھی ہونی چاہئے۔

بقایا داران اپنا اپنا بقایا ادا فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہُوا ٭

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ اَنصاری اِلی اللّٰہ

... دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اُس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اُس محل کے پاس ایک میدان ہے۔ اور اُس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں۔ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں تا پُرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا) اُس وقت دل میں خیال گذرا کہ یہ پتھیرے فرشتہ ہیں اور معلوم ہُوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کام میں اُسے مدد دیتا ہے تو وہ اُس کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے تو اگر ہم اس وقت ملائکہ کے کاموں میں مدد دینگے جو خود اپنی ہی مدد ہے تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے اور اس تعلق کی وجہ سے خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کر دیں چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مدنظر ہے۔ ایک تو یہ طاعون شروع اور اب کے سال بہت بڑھیگا اس لئے ایک اشتہار دیا جائے کہ جس میں لوگوں کو اس سلسلہ کی دعوت دی جائے چونکہ اس موقعہ پر لوگوں کے دل نسبتاً زیادہ سخت نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ چاہے تو بہت فائدہ ہوگا اور یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں کثرت سے بلاد ہند میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہ اشتہار میں نے لکھ کر چھپنے کے لئے دیدیا ہے جو چند دنوں تک ہی طیار ہو جائیگا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ احمدی احباب خصوصاً جن علاقوں میں طاعون کا زور ہو اُس اشتہار کی کثرت سے اشاعت کرینگے اور جن کے دل میں اللہ تعالیٰ تحریک پیدا کرے وہ مجھ سے اشتہار طلب کریں جو فوراً اُن کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ دوسری تحریک جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی یہ ہے کہ ایک انجمن قائم کی جائے جس کے ممبران خصوصیت سے قرآن و حدیث اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کی طرف توجہ رکھیں اور افراد جماعت میں صلح و آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ممبران اپنے دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی کچھ آپ کو دین کے لئے وقف کر دیں یعنی ہر ایک موقعہ سے جو تبلیغ حق کا ملے فائدہ اُٹھائیں اور گویا اسی فکر میں اپنے اوپر آرام و چین حرام کر دیں۔ پس میں نے اس اعلان کے ذریعہ سے ہر ایک اُس روح کو جو اپنے اندر حق کے پہنچانے کا جوش رکھتی ہے بتاتا ہوں کہ وہ اس کام میں مدد دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی اُمیدوار رہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تو پورا ہو کر رہیگا یہ ایک موقعہ ہے کہ جو ہم کو دیا گیا ہے کیا جس خدا نے ایک امور کو دنیا کی ہدایت اور روشنی کے لئے بھیجا وہ اُس کے نور کو اور ہدایت کو دنیا میں نہیں پھیلائیگا۔ کیا دنیا باوجود ایک مامور من اللہ کے آنے کے تاریک کی تاریک ہی رہیگی۔ ہرگز نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ پس مبارک وہ جو اللہ تعالیٰ کے ارادوں میں اپنے [illegible] کر رہا ہے اور جیتے جی اپنے مولا کی راہ میں اپنی خواہشوں اور اُمنگوں پر موت وارد کر لیتا ہے یہ شخص ہے جو حقیقی زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی حیات سچی حیات ہے ورنہ وہ انسان جو باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے سگِ دنیا بن کر طمع و حرص کے مُردار پر گرتا ہے اور اپنے ہمسایہ اور پڑوسی سے لڑ اور جھگڑ کر اپنی زندگی بسر کرتا اُس کی زندگی ہی کیا اور اُس کے جینے کا فائدہ ہی کیا بہتر ہوتا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اُسے کہنا پڑے کہ یالیتنی کنت ترابا۔ پس یہ مت سمجھو کہ دنیا کی ترقیوں اور مال و جلال کے بڑھانے سے تم اپنے اصلی مقصد کو پہنچ گئے بلکہ جب تک اپنے بھائی کی فکر نہ کرو اور دین کی فکر تمہیں سوہان جان ہو کر نہ لگے تم نے اپنی عمر ضائع کر دی اور قیمتی وقت بیہودہ باتوں میں کھو دیا کاش تم اتنا سمجھتے کہ جس مسافر نے دور جانا ہو اور لمبی منزل طے کرنی ہو وہ جس قدر ممکن ہو بوجھ کو ہلکا کرتا ہے اور فضول اور زائد چیزوں کو نہیں اُٹھاتا۔ پس کیا افسوس ہے اُس پر جس نے نہ معلوم کیسے دشوار گذار رستوں سے گذر کر میدان حشر میں پہنچنا ہے اور ہر وقت اسی فکر میں ہے کہ جو کچھ بھی ملے وہ اپنے کندھے پر اُٹھالوں۔ دنیا کی آسائش اور عیش و عشرت کی زندگی ایک بوجھ ہے جو اس مسافر کو تھکا کر چور کر دیگا اور جنت کے دروازہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اس کی ہڈیاں توڑ دیگا۔ لیکن خدمت دین ایک ایسی سواری ہے جو ہر وقت اسے بہشت بریں کی طرف اُڑائے لئے جا رہی ہے۔ کتنے دل ہیں کہ جو اپنے بھائیوں کے لئے غمگین ہیں اور کتنی آنکھیں ہیں جو دنیا کی گمراہی کو دیکھ کر چشم پر آب ہیں۔ ہاں کتنے جگر دین کی پراگندگی پر چاک چاک ہو رہے ہیں اور کن کن کے گریبان ایسے پھٹے ہیں کہ وہ بس سِئے ہی نہیں جاتے۔ ہمارے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں بھائی ہیں کہ جنہوں نے خدا کو بھی نہیں پہچانا۔ جو ملائکہ کے منکر ہیں جو کتب سماوی کے قائل نہیں جو رسولوں پر ٹھٹھا کرتے ہیں۔ جن کے زمانہ میں خدا کا ایک مامور آیا لیکن اُنھوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اُتار کر اُسے نہیں دیکھا ہم نے اُن کے لئے کیا کیا اور اُن تک اُس مجدد دین کے پاک و شیریں کلمات کے پہنچانے میں کس قدر کوشش کی۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ جب ہم خود ہی سوتے رہے اور دنیا کی جھوٹی چمک اور یورپ کی فریب دہ جلوہ آرائیوں پر مرتے رہے تو غیر کو جگانے سے پہلے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو جگائیں اور دوسرے کی آنکھوں سے جہل کی پٹی اُتارنے سے پہلے اپنی ہی آنکھوں کا فکر کریں۔ ملائکہ اس کام میں لگے ہوئے ہیں پس بہتر ہے کہ ہم بھی [illegible] میں مل جائیں کام کو اللہ ہی نے کرنا ہے ہماری تو کوششیں ہی ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ ؎

ہمارا کچھ نہیں سب کچھ اُسی درگہ سے ملتا ہے
بلا حکم خدا کب ایک تنکا تک بھی ہلتا ہے

یہ مت سمجھو کہ ہم اس کام کے لائق نہیں اگر ہمت و استقلال ہو اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو پھر وہ خود ہی قرآن و حدیث کا علم سکھا دیتا ہے۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک رات میں کئی ہزار عربی الفاظ کا مادہ سکھلا دیا گیا تھا پس خدا کے خزانہ وسیع ہیں کمر ہمت کو چست کرو اور دنیا کے کان کھول کر سنا دو کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔ اسلام کا سورج گہن کے نیچے ہے خدا کے حضور میں تڑپو۔ آہ و زاری کرو تا وہ گہن دور ہو اور دنیا خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھے اور قرآن اور رسول کریم کی عظمت اُس پر ظاہر ہو اور حضرت مسیح موعود کی سچائی سے وہ آگاہ ہو۔ صاف گو ہو اور پیچ اور دھوکے کو چھوڑ دو اور صاف صاف الفاظ میں دنیا پر وہ سچائیاں ظاہر کرو جو خدا نے تم کو دی ہیں تا قیامت کے دن سبکدوش ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے تبلیغ کر دی تھی کون جانتا ہے کہ میں کل تک زندہ رہونگا پس ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کل کے آنے سے پہلے ہی اپنے خیالات کا دنیا پر اظہار کرے اور مولیٰ سے جو کچھ ہدایت پائی اُس کو لوگوں پر پیش کرے پھر جس کا دل چاہے مانے اور جو چاہے انکار کر دے۔ حضرت مسیح نے اس تبلیغ کے کام کے لئے اپنے حواریوں کو کہا تھا کہ مَنْ اَنصاری اِلی اللّٰہ آج میں بھی حضرت مسیح کے تتبع کے طور پر اپنے دوستوں کے آگے یہی کلمہ دوہراتا ہوں کہ اپنی کمر ہمت باندھ کر میرے ساتھ اس کام میں شامل ہو اور جہاں تک ہو سکے اس کام کو کرو۔ تا خدا تعالیٰ کی درگاہ سے انعام کے مستحق ہو یہ سلسلہ تو ضرور پھیلیگا ہی لیکن ہم نے سُستی دکھائی تو ہم انصار کیونکر بنینگے۔ لیکن چونکہ یہ ایک بڑا عظیم الشان کام ہے اس لئے میں یہ شرط لگانی پسند کرتا ہوں کہ جس نے اس کام میں حصہ لینا ہو وہ پہلے سات دفعہ استخارہ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے کام کا ذمہ وار ہو جائے اور اگر سات دفعہ استخارہ کرنے کے بعد اُس کے دل کو اللہ تعالیٰ اس طرف جھکا دے تو پھر شوق سے اس انجمن میں داخل ہو چنانچہ میں نے بھی اس اعلان کے پہلے خود کئی دفعہ استخارہ کیا اور نہ صرف خود ہی کیا بلکہ کئی ایک نیک اور مخلص دوستوں سے بھی استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات بھی ہوئیں تب جا کر یہ کام میں نے شروع کیا اور استخارہ وغیرہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت لی چنانچہ اس انجمن کے وہ قواعد جن کی پابندی ہر ایک ممبر کو لازمی ہوگی وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر کے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ وہ قواعد یہ ہیں (۱) اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے۔ اور جب موقعہ ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کر سکیں وہاں کریں جنہیں زیادہ موقعہ ملے اور علاقہ میں بھی۔ (۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہے (۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے اور لڑائی اور جھگڑوں سے بچے خصوصاً جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کرلیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کریں (۴) ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتحاد اور اتفاق کو کاٹ دیتی ہیں (۵) ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جسکو اللہ تعالیٰ اس کام پر مقرر کرے اطلاع دیں کہ اُنھوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا (۶) [illegible] اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پختہ کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اور تعلق بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں اور حدیث صحیح کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں اور تہادوا تحابوا پر عمل کریں۔ اور عام طور سے عموماً اور ممبران سے خصوصاً ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکلات مدد کریں۔ (۸) [illegible] تسبیح و تحمید پر کوشش کریں اور چونکہ رسول کریم کے ہم پر لاکھوں کروڑوں احسانات ہیں اُن پر کثرت سے درود بھیجیں اور نماز کے علاوہ درود پڑھنے کے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کو مدنظر رکھیں (۹) اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں (۱۰) دوسری(؟) نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کیلئے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات روحانی نوافل سے ہوتی ہیں۔

جو صاحب استخارہ مقررہ کے بعد ممبر ہونا چاہیں مجھے اطلاع دیں تاکہ انکا نام درج کیا جا(ئے)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

چند دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اُس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اُس محل کے پاس ایک میدان ہے۔ اور اُس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں۔ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا) اُسوقت دل میں خیال گذرا کہ یہ پتھیرے فرشتے ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کام میں اُسے مدد دیتا ہے تو وہ اُس کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے تو اگر ہم اسوقت ملائکہ کے کاموں میں مدد دینگے جو خود اپنی ہی مدد ہے تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے اور اس تعلق کی وجہ سے خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کر دیں چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مدنظر ہے۔ ایک تو یہ کہ طاعون شروع اور اب کے سال بہت بڑھیگا اس لئے ایک اشتہار دیا جائے کہ جس میں لوگوں کو اس سلسلہ کی دعوت دیجائے اور چونکہ اس موقعہ پر لوگوں کے دل نسبتًا زیادہ سخت نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ چاہے تو بہت فائدہ ہوگا اور یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں کثرت سے بلاد ہند میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہ اشتہار میں نے لکھکر چھپنے کے لئے دیدیا ہے جو چند دنوں تک ہی طیار ہو جائیگا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ احمدی احباب خصوصًا جن علاقوں میں طاعون کا زور ہو اُس اشتہار کی کثرت سے اشاعت کرینگے اور جن کے دل میں اللہ تعالیٰ یہ تحریک پیدا کرے وہ مجھ سے اشتہار طلب کریں جو فورًا اُن کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ دوسری تحریک جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی یہ ہے کہ ایک انجمن قائم کی جائے جس کے ممبران خصوصیت سے قرآن و حدیث اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کی طرف توجہ رکھیں اور افراد جماعت میں صلح و آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ممبران اپنے دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی کچھ آپ کو دین کے لئے وقف کر دیں یعنی ہر ایک موقعہ سے جو تبلیغ حق کا ملے فائدہ اُٹھائیں اور گویا اسی فکر میں اپنے اوپر آرام و چین حرام کر دیں۔ پس اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے ہر ایک اُس روح کو جو اپنے اندر حق کے پہنچانے کا جوش رکھتی ہے بلاتا ہوں کہ وہ اُس کام میں مدد دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی اُمیدوار ہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تو پورا ہو کر رہیگا یہ ایک موقعہ ہے کہ جو ہمکو دیا گیا ہے کیا جس خدا نے ایک امور کو دُنیا کی ہدایت اور روشنی کے لئے بھیجا وہ اُس کے نور کو اور ہدایت کو دُنیا میں نہیں پھیلائیگا۔ کیا دُنیا باوجود ایک مامور من اللہ کے آنے کے تاریک کی تاریک ہی رہیگی۔ ہرگز نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ ہاں مبارک وہ جو اللہ تعالیٰ کے ارادوں میں اپنے تئیں شامل کر دیتا ہے اور جیتے جی اپنے مولا کی راہ میں اپنی تن من دھن

اور اُسکوں پر موت وارد کر لیتا ہے یہ شخص ہے جو حقیقی زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی حیات سچی حیات ہے ورنہ وہ انسان جو باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے سگ دُنیا بن کر طمع و حرص کے مُردار پر گرتا ہے اور اپنے ہمسایہ اور پڑوسی سے لڑ اور جھگڑ کر اپنی زندگی بسر کرتا ہے اُس کی زندگی ہی کیا اور اُس کے جینے کا فائدہ ہی کیا بہتر ہوتا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اُسے کہنا پڑے کہ یالیتنی کنت ترابا۔ پس یہ مت سمجھو کہ دُنیا کی ترقیوں اور مال و جلال کے بڑھانے سے تم اپنے اصلی مقصد کو پہنچ گئے بلکہ جب تک اپنی اپنے بھائی کی فکر نہ کرو اور دین کی فکر تمھیں سوہان جان ہو کر نہ لگے تم نے اپنی عمر ضائع کر دی اور قیمتی وقت بیہودہ باتوں میں کھو دیا کاش تم اتنا سمجھتے کہ جس مسافر نے دور جانا ہو اور لمبی منزل طے کرنی ہو وہ جس قدر ممکن ہو بوجھ کو ہلکا کرتا ہے اور فضول اور زائد چیزوں کو نہیں اُٹھاتا۔ پس کیا افسوس ہے اُس پر جس نے نہ معلوم کیسے دشوار گذار رستوں سے گذر کر میدان حشر میں پہنچنا ہے اور ہر وقت اسی فکر میں ہے کہ جو کچھ بھی ملے وہ اپنے کندھے پر اُٹھا لوں۔ دنیا کی آسائشیں اور عیش و عشرت کی زندگی ایک بوجھ ہے جو اس مسافر کو تھکا کر چور کر دیگا اور جنت کے دروازہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اس کی ہڈیاں توڑ دیگا۔ لیکن خدمت دین ایک ایسی سواری ہے جو ہر وقت اسے بہشت بریں کی طرف اُڑائے لئے جا رہی ہے۔ کتنے دل ہیں کہ جو اپنے بھائیوں کے لئے غمگین ہیں اور کتنی آنکھیں ہیں جو دُنیا کی گمراہی کو دیکھ کر چشم پر آب ہیں۔ ہاں کتنے جگر دین کی پراگندگی پر چاک چاک ہو رہے ہیں اور کن کن کے گریبان ایسے پھٹے ہیں کہ وہ بس سیئے ہی نہیں جاتے۔ ہمارے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں بھائی ہیں کہ جنھوں نے خدا کو کبھی نہیں پہچانا۔ جو ملائکہ کے منکر ہیں جو کتب سماوی کے قائل نہیں جو رسولوں پر ٹھٹھا کرتے ہیں۔ جن کے زمانہ میں خدا کا ایک مامور آیا لیکن اُنھوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اُتار کر اُسے نہیں دیکھا ہم نے اُن کے لئے کیا کیا اور اُن تک اُس مجدد دین کے پاک و شیریں کلمات کے پہنچانے میں کس قدر کوشش کی۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار جب ہم خود ہی سوتے رہے اور دُنیا کی جھوٹی چمک اور یورپ کی فریب وہ جلوہ آرائیوں پر مرتے رہے تو غیر کو جگانے سے پہلے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو جگائیں اور دوسرے کی آنکھوں سے جہل کی پٹی اُتارنے سے پہلے اپنی ہی آنکھوں کا فکر کریں۔ ملائکہ اس کام میں لگے ہوئے ہیں پس بہتر ہے کہ ہم بھی لہو لگا کر شہید وں میں مل جائیں کام تو اللہ ہی نے کرنا ہے ہماری تو کوششیں ہی ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ ؎

ہمارا کچھ نہیں سب کچھ اُسی در گہ سے ملتا ہے

بلا حکم خدا کب ایک تنکا تک بھی ہلتا ہے

یہ مت سمجھو کہ ہم اس کام کے لائق نہیں اگر ہمت و استقلال ہو اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو پھر وہ خود ہی قرآن و حدیث کا علم سکھا دیتا ہے۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک رات میں کئی ہزار عربی الفاظ کا مادہ سکھلا دیا گیا تھا۔ پس خدا کے خزانہ وسیع ہیں کمر ہمت کو چست کرو اور دُنیا کے کان کھول کر سنا دو کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔ اسلام کا سورج گہن کے نیچے ہے خدا کی حضور میں تڑپو۔ آہ و زاری کرو تا وہ گہن دور ہو اور دُنیا خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھے

اور قرآن اور رسول کریم کی عظمت اُس پر ظاہر ہو اور حضرت مسیح موعود کی سچائی سے وہ آگاہ ہو۔ صاف گو ہو اور پیچ اور دھوکے کو چھوڑ دو اور صاف صاف الفاظ میں دُنیا پر وہ سچائیاں ظاہر کرو جو خدا نے تم کو دی ہیں تا قیامت کے دن سبکدوش ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے تبلیغ کر دی تھی کون جانتا ہے کہ میں کل تک زندہ رہونگا پس ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کل کے آنے سے پہلے ہی اپنے خیالات کا دُنیا پر اظہار کرے اور مولیٰ سے جو کچھ ہدایت پائی اُس کو لوگوں پر پیش کرے پھر جس کا دل چاہے مانے اور جو چاہے انکار کر دے۔ حضرت مسیح نے اس تبلیغ کے کام کے لئے اپنے حواریوں کو کہا تھا کہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ آج میں بھی حضرت مسیح کے تتبع کے طور پر اپنے دوستوں کے آگے یہی کلمہ دہراتا ہوں کہ اپنی کمر ہمت باندھ کر میرے ساتھ اس کام میں شامل ہو اور جہانتک ہو سکے اس کام کو کرو۔ تا خدا تعالیٰ کی درگاہ سے انعام کے مستحق ہو یہ سلسلہ تو ضرور پھیلیگا ہی لیکن ہم نے سستی دکھائی تو ہم انصار کیونکر بنینگے۔ لیکن چونکہ یہ ایک بڑا عظیم الشان کام ہے اس لئے میں یہ شرط لگانی پسند کرتا ہوں کہ جس نے اس کام میں حصہ لینا ہو وہ پہلے سات دفعہ استخارہ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے کام کا ذمہ وار ہو جائے اور اگر سات دفعہ استخارہ کرنے کے بعد اُس کے دل کو اللہ تعالیٰ اس طرف جھکا دے تو پھر شوق سے اس انجمن میں داخل ہو چنانچہ میں نے بھی اس اعلان کے پہلے خود کئی دفعہ استخارہ کیا اور نہ صرف خود ہی کیا بلکہ کئی ایک نیک اور مخلص دوستوں سے بھی استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات بھی ہوئیں تب جاکر یہ کام میں نے شروع کیا اور استخارہ وغیرہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت لی چنانچہ اس انجمن کے وہ قواعد جن کی پابندی ہر ایک ممبر کو لازمی ہوگی وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر کے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ وہ قواعد یہ ہیں (۱) اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے۔ اور جب موقعہ ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کر سکیں وہاں کریں جنہیں زیادہ موقعہ ملے اور علاقہ میں بھی۔ (۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہے (۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے اور لڑائی اور جھگڑوں سے بچے خصوصًا جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کر لیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کریں (۴) ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتحاد اور اتفاق کو کاٹ دیتی ہیں (۵) ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جسکو اللہ تعالیٰ اس کام پر مقرر کرے اطلاع دیں کہ اُنھوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا (۶) ساتویں اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پختہ کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اور تعلق بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں اور حدیث صحیح کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں اور تہادوا تحابوا پر عمل کریں۔ اور عام طور سے عمومًا اور ممبران سے خصوصًا ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکلات مدد کریں۔ (۸) آٹھویں تسبیح اور تحمید پر کوشش کریں اور چونکہ رسول کریم کے ہم پر لاکھوں کروڑوں احسانات ہیں اس پر کثرت سے درود بھیجیں اور نماز کے علاوہ درود پڑھنے کے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کو مدنظر رکھیں (۹) اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں (۱۰) دسویں نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کیلئے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات روحانی نوافل سے ہوتی ہیں۔

جو صاحب استخارہ مقررہ کے بعد ممبر ہونا چاہیں مجھے اطلاع دیں تاکہ اُنکا نام درج کیا جاوے

خاکسار مرزا محمود احمد

جو دے گا وہ پائے گا خدا سے
ہے ہم نے سنا یہ مصطفےٰ سے
ناصر کو عطا کرو عزیزو
بیزار نہ ہو تم اس گدا سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

صدقہ کرو تا بچو بلا سے
ہر ایک طرح کے ابتلا سے
ہو نار غضب خدا کی ٹھنڈی
محفوظ ہو آتشِ وبا سے

چونکہ ہمیں آجکل ضعفاء کے مکانوں اور ان کی دیگر ضروریات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس لئے ہر وقت یہی فکر و انگیر رہتی ہے کہ کسی طرح کوئی ایسی سبیل ہو جس سے ان ضرورتوں کے لئے روپیہ آ جائے۔ تمام انسان برابر نہیں ہوتے بعض تو خود بخود تلاش کر کے مستحقین کو ان کا حق پہونچا دیتے ہیں بعض سوال سن کر سوالی کو رد نہیں کرتے بعض تقاضے کے محتاج ہیں بعض دیگر نہایت درجہ دردار مضامین اور طلب کے بغیر کچھ نہیں عطا فرماتے۔ لہٰذا ان سب کا خیال پیش نظر رکھ کر وقتاً فوقتاً کچھ لکھا جاتا ہے اسی ضمن میں یہ مضمون بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ احباب کو معلوم ہو کہ نماز پڑھنی بہت آسان ہے لیکن خیرات دینی ذرا مشکل ہے اس کا میں نے علاج سوچا ہے کہ کس طرح دلوں کو خیرات کے لئے مائل کیا جاوے اور کس طرح دل سے بخل کم ہو اور خیرات کے لئے شرحِ صدر پیدا ہو اس کا طریق یہ ہے کہ انسان غور کرے کہ گذشتہ زمانہ میں یہ کیا تھا جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پھر اس کا کیا حال ہوا جب کہ یہ اپنے باپ کی پشت میں بطور نطفہ رہا اس وقت اس کے پاس کیا تھا اور یہ اس حالت میں کس چیز کا مالک تھا۔ پھر ماں کے پیٹ میں جا گزیں ہوا۔ تو کس قدر دولتمند تھا۔ پھر جب پیدا ہوا تو کس قدر روپیہ ساتھ لے کر نکلا تھا اور جوان ہوتے تک کس قدر خزانے اس نے جمع کر لئے تھے۔ پھر جب بڈھا ہو جاویگا (بشرطِ حیات) یہ کس چیز و جائداد کا مالک و مختار ہوگا۔ جبکہ اس کو ہگنا موتنا اور کھانا پینا بھی دشوار ہوگا۔ پھر جب مر کر قبر میں دفن ہوگا اسوقت کتنے صندوق مال و دولت کے اس کے ساتھ دفن ہوں گے۔ جن کو یہ وہاں استعمال کریگا۔ افسوس! سب کچھ یہیں چھوڑ جاویگا اور شاید وہ دولت جو اس نے عرق ریزی بلکہ بے ایمانی سے پیدا کی تھی اس کے جائز اور ناجائز ورثہ جائز و ناجائز امور میں چند عرصہ میں اڑا کر برباد کر دیں گے۔ کاش۔ لوگ اس بات کو سمجھ کر اکثر حصہ اپنی دولت کا بنام خدا دیکر اپنے ساتھ لے جاویں۔ یا ہمیں دیں۔ ہم ان کو ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کرا دیں گے۔ جو ان کو مرتے ہی ان کا مال سپرد کر دیگا بلکہ دس گنا دے گا اور زیادہ اخلاص سے دیں گے تو سات سو گنا کر کے انہیں ملے گا یا اس سے بھی زیادہ باتیں تو یہ سچی ہیں بشرطیکہ خدا رسول اور قرآن پر ایمان ہو اور امام آخر الزمان و مہدی دوران کی بیعت سچے دل سے کی ہو اور اس پر قائم بھی ہو۔ اس مضمون کے زیادہ زور دار بنانے کے لئے چند احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش کرتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف شرح مظاہر حق

(۱) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اس میں مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں پس کہتا ہے ایک ان میں کا یا الٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنے جو کہ مال جائے سے خرچ کرتا ہے اس کو بہت سا بدلہ دے اور کہتا ہے دوسرا فرشتہ یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنے اس کا مال برباد کر دے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۲) روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرچ کر اور شمار نہ کر پس شمار کریگا اللہ تجھ پر اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو۔ پس روکیگا اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۳) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے۔ خرچ کروں گا میں تجھ پر۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے خرچ سے مراد نیک جگہ میں خرچ ہے۔ نہ کہ بری جگہ میں۔

(۴) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لئے اور بند کر رکھنا تیرا اس کو برا ہے تیرے لئے اور نہیں ملامت کیا جاویگا تو بقدر کفایت کے اور شروع کر خرچ کرنے میں اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۵) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصوں کے ہے کہ ہوں ان پر دو زرہیں لوہے کی تحقیق چپائی گئی ہوں ہاتھ ان کے طرف چھاتی ان کی کے اور حسر گردن ان کی کے بسبب تنگی راہوں کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا ملجاتی ہیں اور بھینچ جاتے ہیں سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۶) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے۔ از روئے ثواب کے فرمایا۔ یہ کہ تصدق کرے تو اس وقت کہ تو تندرست ہو۔ حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہاں تک کہ جس وقت پہونچے جان حلق میں۔ کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اس وقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنی وارثوں کا۔ حاصل یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے۔

(۷) روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہونچا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے۔ کعبہ کے سایہ میں پس جبکہ دیکھا مجھ کو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس کہا میں نے قربان ہو تم پر باپ میرا اور ماں میری کون ہیں وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر ادہر یعنے ہر طرف اپنے آگے اور پیچھے اور داہنی اپنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۸) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخی قریب ہے اللہ سے۔ بہشت سے نزدیک ہے، لوگوں سے دور ہے آگ سے۔ اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے۔ اللہ کو عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۹) روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ للہ دینا آدمی کا اپنی تندرستی میں ایک درہم بہتر ہے اس کے لئے للہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے۔ نقل کی یہ ابو داؤد نے۔

(۱۰) روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں دغاباز اور نہ بخیل اور نہ للہ دے کر احسان رکھنے والا۔ نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۱۱) روایت ہے عائشہ صدیقہ رضہ سے یہ کہ بعض بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کونسی ہم مین سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہے۔ فرمایا۔ جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی یعنے جو بلند بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے۔ پس لی کھباچ کہ ناپتی تھیں اس سے اور تھین سودہ کہ بیوی تھین حضرت کی لمبی ہاتھ والی۔ پھر جانا ہم نے پیچھے اس کے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والی ہم مین سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھین زینب دوست رکھتی تھین خیرات کو۔ نقل کی یہ بخاری نے۔

(۱۲) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اس وقت کہ کھڑا تھا ایک شخص جنگل کی زمین مین۔ پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلان شخص کو باغ کو۔ پھر ایک طرف چلا ابر۔ پس ڈالا پانی اپنا پتھرون کی زمین مین۔ پس ناگہان ایک نالی نے ان نالیون مین سے تحقیق جمع کیا پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے پس ناگہان ایک شخص کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچہ اپنے کے پس کہا اس شخص نے واسطے اس کے۔ اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا۔ کہا میرا نام فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو۔ اے بندے خدا کے کیون پوچھتا ہے مجھ سے نام میرا۔ پس کہا اس واسطے کہ سنی تھی مین نے آواز اس ابر مین کہ یہ پانی کہ اس ابر کا ہے کہ کہتی تھی وہ آواز اس ابر کو پانی دے فلانے باغ کو واسطے نام تیرے کے۔ پس کیا کرتا ہے تو کہا لیکن اس وقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہون مین تجھ سے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس دیتا ہون مین تہائی اس کا اور کھاتا ہون مین اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اس باغ مین تہائی۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۱۳) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تھے بنی اسرائیل مین تین شخص۔ ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ آزماوے ان کو کہ شکر کرتے ہین یا نہین۔ پس بھیجا طرف ان کی ایک فرشتہ پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اس کو کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیاتے ہین۔ مجھ سے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس پر۔ پس دور ہوئی اس سے گھن اس کی یعنے کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے کیا ایک انمین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین۔ یعنی شک فقط یقین ہے کہ اس نے کیا کہا اور اس نے کیا کہا۔ فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ۔ پھر کہا فرشتے نے۔ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس مین فرمایا حضرت نے۔ پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس۔ پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے۔ طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھ سے لوگ۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس کے سر پر۔ پس جاتا رہا اس سے گنج۔ فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے۔ طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حمل والیان۔ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تجھ کو ان مین فرمایا۔ حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ طرف میرے بینائی میری۔ پس دیکھون مین ساتھ اس کے لوگون کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے اس پر ہاتھ۔ پس عنایت کی اللہ نے اس کو بینائی اس کی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والین۔ پس بچے لئے کوڑہی نے اور گنجے نے اونٹون کے اور گاؤن کے اور بچے لئے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑہی کے لئے ایک جنگل اونٹون کا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گایون کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریون کا۔

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑہی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئات اپنی کے یعنی جس صورت و ہیئات مین پہلے اس پاس آیا تھا۔ اسی طرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھ سے اسباب سفر میرے مین پس نہین پہونچنا ہو سکتا مجھ کو آج یعنے منزل مقصود کو۔ مگر ساتھ عنایت اللہ کے۔ پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجھ کو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ۔ یعنے مانگتا ہون اونٹ کہ پہونچون مین بسبب اس کے اپنے سفر مین اپنے مقصود کو۔ پس کہا کوڑہی نے حق بہت ہین تجھ ایک اونٹ نہین ہو پہنچ سکتا اس نے یہ بات جھوٹ کہی اس کے ٹالنے کے لئے۔ پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون۔ تجھ کو کیا نہ تھا تو کوڑہی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھ کو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑہی نے سوا اس کے نہین کہ وارث گردانا گیا ہو نہین اس مال کا باپ دادا سے۔ پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھ کو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا کہ تو یعنے کوڑہی محتاج۔ فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اس کو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑہی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑہی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھ کو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہین پہونچ سکتا مین اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجھ کو بینائی تیری بکری یعنے ایک بکری مانگتا ہون کہ پہونچون مین بسبب اس کے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری۔ پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا۔ تجھ کو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس۔ پس سوائے اس کے نہین کہ آزمائش کئے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ نے تم کو کہ آیا تم کو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق رضا رکی گئی تجھ سے اور غصہ کیا گیا۔ اوپر دونون یارون تیرے کے۔ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے۔

فقط اتنا لکھنا کافی ہے۔ عقلمند آدمی اس سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور جاہل کے لئے تو سارا قرآن شریف بھی کافی نہین۔ ان احادیث مین ہمارے احباب کو غور فرمانا چاہیئے اور نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور اللہ کا شکر بجالا کر ضعفاء قادیان کی دستگیری کے لئے کمر ہمت چست باندھنی مناسب ہے۔ ہمت مردان مدد خدا مثل مشہور ہے ہمین ضعفاء کے مکانون کے لئے بہت تکلیف ہے۔ اللہ تعالےٰ آسان فرما دیگا۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب از قادیان

آتا نہین قرار دل بے قرار کو
جنگل مین جاتا ہے کبھی آتا ہے شہر مین

جب تک کہ دیکھ لیوے نہ وہ روئے یار کو
دیوانہ وار ڈورتا ہے کوہسار کو

ناصر بتا کہ تجھ کو یہ کیا ہو گیا ہے آہ!
لاہور میں کبھی کبھی پشاور میں ہے تو
بنگال میں کبھی کبھی مدراس میں ہے تو
دکن میں ہے کبھی کبھی ہے بمبئی میں تو
کس کی تلاش ہے ترا دل کس سے ہے لگا
معلوم حال ہو تو کریں ہم بھی کچھ مدد
اے دوستو! بتاؤں تمہیں کیا میں اپنا حال
درکار جس میں زر ہے مجھے زر کی ہے تلاش
زر کی طلب میں پھرتا ہوں ہر سمت بھاگتا
آئیگی ایک دن مرے مولا کی بس مدد
مسجد تو بن گئی ہے شفاخانہ بھی بنا
کچھ دوستوں کیواسطے بنیادیں تھوڑی گھر
بیمار عورتوں کے لئے اک مکان ہو
ہوں میری زندگی میں یہ طیار کل مکان
مقدور ہے تو لاؤ روپے کچھ کرو مدد
تم دو نہ دو وہ دیگا عاجز کو بالضرور
تم سے نہیں سوال مرا اوس سے ہے سوال
مولا کے نام پر میں سوالی بنا ہوں اب
اللہ کا جو ہے وہ مجھے دیگا اس کے نام
عاقل خدا کے نام پہ دیتے ہیں مال و زر
کوشش سے مجھ کو کام ہے کرتا ہوں میں جہاد
پروا ہے طعن کی نہ ہے تعریف کی خوشی
شہروں میں پھرتا ہے کبھی جاتا ہے بار کو
جاتا ہے چھوڑ چھاڑ کے خویش و تبار کو
کرتا ہے تو تلاش کسی گل عذار کو
دریا کو دیکھتا ہے کبھی آبشار کو
اے دوست کچھ زبان پہ تو لا حال زار کو
تدبیر سے نکالیں ترے دل کے خار کو
ہے اختیار میں نے کیا ایسے کار کو
کرتا ہوں اس میں صرف میں لیل و نہار کو
تم دیکھتے رہو مرے صبر و سہار کو
پھر دیکھ لوگے تم مرے اس کاروبار کو
کر لوگے تم ملاحظہ میری بہار کو
دیکھوں میں اپنی آنکھ سے ان کی قطار کو
جھانکے نہ کوئی مرد کبھی ان کے دار کو
میں بامراد دیکھ لوں ان ہر چہار کو
دولت کرو نثار کرو شاد یار .. کو
ٹھنڈا کریگا یار میرے دل کی نار کو
رکھا ہے میں نے طاق پہ سب ننگ و عار کو
گل جانتا ہوں میں رہ مولا میں خار کو
خالی نہیں خدا نے کیا روزگار کو
اور بیوقوف دیتے ہیں پیسے سنار کو
میں جیت ہی سمجھتا ہوں اس رہ میں ہار کو
اک دُھن سی لگ رہی ہے اب اس خاکسار کو

مولا ہی کے ہے فضل کا ناصر کو انتظار
وہ خود کرے گا دُور اب اس انتظار کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

جملہ احباب اور سامعین پر واضح ہو کہ اس عاجز نے ۱۹۰۹ء میں چندہ مسجد و ہسپتال کے لئے پنجاب میں ایک طویل سفر کیا تھا جس کا ذکر نظم میں لکھا ہے جس کا نام سفرنامہ ناصر ہے پھر ۱۹۱۰ء میں ایک اور لمبا سفر ہندوستان کی طرف کیا جو قادیان سے کلکتہ تک اور کلکتہ سے حیدرآباد دکن تک تھا اور وہاں سے بمبئی ہو کر واپس ہوا۔ جس کا حال سفرنامہ نمبر ۲ میں منظوم ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ یکم مارچ ۱۹۱۱ء تک شائع ہو جاویگا لیکن ان دو طویل سفروں کے درمیان چند اور بھی چھوٹے چھوٹے سفر وصولی چندہ کے لئے اس عاجز نے کئے تھے جس کو منظوم نہیں کیا ان کا حال اسجگہ تحریر ہوتا ہے۔ اوّل قادیان سے کپورتھلہ گیا اور وہاں سے کچھ چندہ وصول کر کے جالندھر پہونچا۔ وہاں اس وقت کچھ نہ ہوا۔ وہاں سے حاجی پور گیا۔ وہاں بھی حبیب الرحمن صاحب کی کوشش سے چندہ مل گیا پھر وہاں سے لودیانہ گیا جہاں بعض احباب مجھ سے متفق نہ ہوئے اور انھوں نے چندہ دیا بلکہ ان کے اثر سے اور لوگوں نے بھی سستی کی۔ بہرحال چندہ ہو گیا۔ وہاں سے بندہ مالیر کوٹلہ گیا لیکن کوٹلہ کی بستی میں جان نہیں وہاں سے کچھ وصول نہ ہوا۔ وہاں کے سکرٹری نے وعدہ کیا تھا لیکن ہنوز وفا نہیں فرمایا۔ غرضیکہ کوٹلہ سے ناکام لودیانہ واپس ہو کر انبالہ پہونچا اور بابو عبد الرحمن صاحب کلرک خزانہ کے ہاں ٹھہرا وہ بہت خاطر سے پیش آئے اور چندہ بھی حسب مقدور دیا اور مجھے ساتھ لے کر دوسرے روز توپ خانہ گئے وہاں سے چندہ لے کر چھاونی میں شب باش ہوئے وہاں سے بھی چندہ لیا اور شب کو ایک احمدی ڈاکٹر صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ اتفاقاً یہ عاجز اپنے قدیم آشنا بابو احمد ہارون صاحب سے ملنے گیا جو وہاں محکمہ نہر میں ہیڈ کلرک ہیں جب انھیں معلوم ہوا کہ یہ عاجز چندہ عمارت مسجد و ہسپتال وغیرہ کے لئے نکلا ہے۔ انھوں نے فوراً پانچ روپے مجھے دئے۔ حالانکہ صاحب موصوف احمدی نہیں ہیں۔ ہاں مجھے یاد آیا کہ لودیانہ میں بھی میاں عبد الکریم صاحب ہیڈ کلرک نہر نے جو عاجز کے پرانے ملاقاتی ہیں مبلغ دو روپے عنایت کئے تھے۔ اس سے لودیانہ کے نادہند صاحبان کو نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ بعض غیر احمدی بھی قادیان کے کاموں میں شریک ہوں اور وہ احمدی ہو کر دریغ فرمادیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انبالہ چھاونی سے بندہ سہارنپور میں پہونچا اور مولوی عبد العزیز صاحب کے ہاں ٹھہرا ان سے چندہ لے کر سہارنپور کے مشہور باغ میں ایک احمدی کے ہاں گیا۔ کھانا کھا کر اور چندہ لیکر مظفرنگر گیا وہاں اتفاق سے دو تھانیدار بھی آگئے تھے وہاں سے چندہ وصول کر کے میرٹھ پہونچا وہاں مجھے لطف نہ آیا۔ سکرٹری صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ پنجابی احباب نے اچھا چندہ دیا لیکن ہندوستانیوں نے بطور تبرک کچھ دیا جس سے میرا دل خوش نہیں ہوا بلکہ افسوس ہوا۔ دعوت کے وقت تو اونہوں نے میزیں لگائیں اور بڑا تکلف دکھایا لیکن دیتے وقت خدا جانے کیا ہو گیا۔ خوان بڑا خوانپوش بڑا بیچ میں دیکھو تو آدھا بڑا۔ بہرحال وہاں سے رخصت ہو کر دلی گیا اور دلی میں بھی کچھ تھوڑا چندہ ہوا۔ وہاں سے واپس لاہور آیا اس جگہ سے قصور گیا اور قصور کے احباب نے بھی خوشی سے چندہ دیکر رخصت کیا پھر واپس لاہور آیا اور کچھ میاں میر سے بھی لیا اور لاہور سے بڈھیار میں گیا جو متصل اٹاری ایک گاؤں ہے۔ وہاں سے چندہ وصول کر کے سیدھا منارہ علاقہ کپورتھلہ میں گیا۔ جہاں مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صاحب صدر انجمن کا وطن ہے ان کے والد صاحب سے ملکر چندہ حاصل کیا۔ وہاں سے واپس ہو کر قادیان واپس آیا۔ یہاں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پشاور جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں سے واپسی پر جموں کانگڑ اور جموں پہونچا وہاں سلسلہ جماعت درہم برہم پایا کچھ محبت نہ دیکھی۔ مگر مجھ سے احباب بہ محبت پیش آئے اور کچھ ٹکے بھی عنائت کئے۔ شیخ علی محمد صاحب کے مکان پر ٹھہرا تھا۔ وہاں مجھے بہت آرام ملا۔ واپسی کے وقت سیالکوٹ میں سید حامد شاہ صاحب و دیگر احباب کے ملنے کو اُترا ایک روز ٹھہرا وہاں سے مجھے بے طلب اس دفعہ ایک سو روپیہ مل گیا میرا ارادہ مانگنے کا نہ تھا اس پر مجھے یہ مثال یاد آئی۔

بے مانگے موتی ملیں اور مانگے ملے نہ بھیک

وہاں سے مُڑ کر لاہور ہوتا ہوا قادیان پہونچا اور یہ چھوٹے چھوٹے سفر ختم ہوئے

فالحمد للہ علیٰ ذالک

میر ناصر نواب - ۱۵ فروری ۱۹۱۱ء از قادیان دارالامان

حیات حافظ کا مصنف اسلم جی راجپوری

کسی کے کام یا کلام پر نکتہ چینی کرنا بہت معمولی سی بات ہے۔ لیکن وہ نکتہ چینی جو حقیقت سے دست و گریبان اور واقعیت سے دوش بدوش ہو نیز نیک نیتی سے اور اصلاح کی غرض سے کیجاوے تو بہت مفید بلکہ ضروری کام بھی ہے۔ جس کتاب کے مطالعہ نے مجھکو ہوقت اس نگارش پر مجبور کیا ہے وہ کوئی معرکۃ الارا اور قابل توجہ کتاب نہیں۔ لیکن چونکہ اُس کے مصنف نے ابلہی سے یا ابلہ فریبی کے لئے صداقت و حقیقت کی آنکھوں میں دھول ڈال کر اپنی بد باطنی نہیں تو کج باطنی کا اُلّو ضرور سیدھا کرنا چاہا ہے یعنی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر نہایت رذیل طریقہ سے ایک حملہ کیا ہے اور بھولئے انی مھین من اراد اھانتک اپنی بے بسی۔ کم مائگی و پست خیالی کا ثبوت دیا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہُوا کہ اس ظلمت تزویر کی قلعی کھول کر سادہ لوحوں کو مشعل دکھا دی جاوے۔ سنئے۔ کوئی صاحب اسلم جیراجپوری ہیں۔ انھوں نے ایک کتاب کعبہ یا بیت اللہ لکھنی چاہی تو بیمار ہو گئے اور ایسے سخت بیمار ہوئے کہ جب تک کعبہ کا عزم فسخ نہ کر لیا اچھے نہ ہوئے۔ اچھے ہو کر آپ نے حافظ شیرازی کی لائف لکھنا شروع کی اور بخیال خویش اس قدر سعی بلیغ اور کوشش و کاوش بے اندازہ کو کام فرمایا کہ گویا مصنفین کے قلم توڑ دیئے۔ اور وہ اتیں چھوڑ دیں ۱۶۴ صفحے کی کتاب حیات حافظ کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں بہت سے صفحات تمہید میں صرف ہُوئے ہیں۔ بہت سی غزلیں اور اشعار نقل فرمائے ہیں اور ۳۲ صفحے فالوں کے باب کی نذر ہُوئے ہیں۔ کتاب کا کاغذ چھپا اچھا ہے مصنف کی زبان ایسی صاف نہیں تعجب ہے کہ علیگڑھ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ایک مشہور درسگاہ سے جو کتاب شائع ہو اُس کی زبان بھی درست نہو مثلاً کسی کا شعر ہے کہ

بے کیا ضرور سب کو ملے ایکسا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

آپ نے اس شعر کے پہلے مصرعہ میں اس طرح تصرف کیا ہے کہ "کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایکساں جواب" فارسی زبان کا ایک لفظ یکساں ہے۔ لیکن وہ یکساں ہے نہ کہ ایکساں اردو زبان میں ایکسا سے بڑھ کر یکساں نہیں ہو سکتا اور ایکساں تو محض مہمل ہے۔ ممکن ہے کہ اسلم صاحب کاتب کی گردن پر اس غلطی کو تھوپ دیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ اگر اپنی کتاب کے کاپی نویس اور سنگساز کو اغلاط کے بوجھ میں دبا کر مار بھی ڈالیں تب بھی کثیر التعداد اغلاط سے اپنی گلو خلاصی نہیں کرا سکتے۔ مجھکو نہ اتنی فرصت ہے نہ ضرورت کہ اس کتاب پر مفصل تنقید لکھوں۔ مولوی شبلی نے اپنی شعر العجم میں حافظ شیرازی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اُس کے مقابلہ میں اس مستقل کتاب حیات حافظ کو دیکھ کر یہی کہنے کو جی چاہتا ہے کہ

بڑھائی شیخ نے داڑھی اگرچہ سن کی سی مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

اسلم صاحب یا تو اعلیٰ درجہ کے متلون مزاج ہیں اور ایسی معشوقانہ طبیعت رکھتے ہیں کہ سیماب وار کسی حالت میں اُنکو قرار نہیں یا غلط بیانی اُن کے نزدیک حسن کلام اور خوبی بیان ہے آپ نے جہاں فالوں کا باب شروع کیا ہے میں اور دل کے درمیاں ایک مکالمہ یا مباحثہ نقل فرمایا ہے۔ اگر دل سے مراد ان کا اپنا ہی دل ہے اور کسی بھلے مانس کا چرایا ہوا دل نہیں تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ جناب اسلم فالوں کو شرعاً و ندہباً و اعتقاداً بہت بُرا یا کم از کم لغو اور بیہودہ تصور فرماتے ہیں۔ کیونکہ فالوں کے جواز اور اُن کے مستحسن ہونے کے لئے وہ کوئی ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکے۔ مگر "چل رے خامہ بسم اللہ" کے ذیل میں جو کچھ اُنھوں نے لکھا ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے ضمیر (دل) کا خون کرنے میں بڑے دلیر ہیں۔ جو شخص کانشنس یا ضمیر کا خون کر سکتا ہے ناظرین خود تجویز فرمائیں کہ اُس کو عزت کا کونسا مرتبہ عطا کیا جائے؟

فالوں کے باب کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو اکثر فالیں دیکھنے کا شوق ہے اور یہ شوق یہانتک بڑھا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس سے مطلع و آگاہ ہیں اور آکر آپ سے ہی فالیں دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ ۱۵۷ و ۱۵۸ صفحہ پر آپنے اُس فال کا ذکر کیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق دیوان حافظ میں دیکھی۔ ابیات کے مقصود سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ ایک شخص جو حافظ شیرازی کی لائف لکھنے کا عزم کرتا ہے وہ ۳۲ صفحوں میں صرف دیوان حافظ کی فالوں کی کہانیاں درج کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود کے متعلق جو شعر دیوان حافظ میں نکلا اُس کو آپنے اس طرح لکھا ہے

نیست در دائرہ جز نقطہ خلاف از کم و بیش
کہ من این مسئلہ بے چون و چرا مے بینم

اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں۔ "دائرہ میں سوائے نقطہ کے کوئی چیز ذرا بھی خلاف نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ مسئلہ بالکل واضح ہے"۔ اس کا مطلب آپ اس طرح لکھتے ہیں "اس کا یہ مطلب ہے کہ مرزا صاحب علیہ السلام اسی دائرہ میں گردش کرتے ہیں جو اسلام کا ہے۔ قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کی کتاب مانتے ہیں نبی ؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اِن کی حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ غرض اعتقاد اور عمل ہر لحاظ سے اسلام کے دائرہ سے وہ باہر نہیں نکلتے۔ مگر اس دائرہ میں صرف ایک نقطہ غلط ہے۔ وہ مرزا صاحب کی ذات ہے یعنی جب اسلامی تعلیمات پر وہ چلتے ہیں اور اسی پر لوگوں کو چلنے کی ہدایت کرتے ہیں تو پھر اپنی ذات کو کیوں بیچ میں لاتے ہیں۔ کہ مجھکو مسیح مانو۔ مہدی مانو۔ کرشن مانو۔ یہ خود غرضی ہے۔ اور یہی نقطہ اس دائرہ میں غلط ہے۔"

اے فارسی زبان! تو جسقدر ماتم کرے وہ کم ہے کہ وہ لوگ جو ذرا بھی تیرے متعلق صحیح مذاق نہیں رکھتے تیرے واقفکاروں میں دم بھرتے اور صاحب تصنیف بننے کی ٹانگ توڑتے ہیں۔ اے خواجہ حافظ شیرازی۔ اگر ممکن ہو تو اُٹھ اور قبر سے لٹھ لیکر نکل جنھوں نے تیرے صحیح شعر کا ٹھنڈی چھری نہیں بلکہ اُلٹی چھری سے گلا کاٹنا چاہا ہے اُن کا سر پھوڑ دے۔ افسوس صد افسوس جو شخص حافظ کے کلام پر تقریظ لکھتا ہے وہ حافظ کے شعر کو اس طرح بگاڑ کر اور اُس کی مٹی پلید کر کے ذرا بھی شرمندہ نہیں۔ مانا کہ اس نسخہ میں یہ شعر غلط ہی لکھا ہوا تھا تو ایسی فحش اور موٹی غلطی جس کو ایک اندھا آدمی بھی ٹٹول کر معلوم کر لیتا اسلم جیراجپوری کو نظر نہ آئی اور نہ سوچا کہ ایسی مہمل اور بے معنی بات حافظ جیسے شاعر کی زبان سے نہیں نکل سکتی۔ مطبع نول کشور کے سنہ ۱۸۷۱ء کے چھپے ہُوئے دیوان حافظ میں بھی جو اس وقت میرے سامنے موجود ہے یہ شعر یقیناً صحیح لکھا ہوا ہے اور اس طرح ہے

نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف از کم و بیش
کہ من این مسئلہ بیچون و چرا مے بینم

جن لوگوں کو کچھ ذرا سا بھی تعلق فارسی شاعری اور انشا پردازی سے ہے وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ یک نقطہ کے لفظ نے شعر کو کسقدر بامعنی اور لطیف اور شاندار بنا دیا ہے۔ دیکھو! حافظ شیرازی کس زور شور سے مسیح موعود کی تائید کرتے ہیں۔!؟۔ کسیکو یہ دھوکا نہ لگے کہ دیوان حافظ کی فالوں پر ہم کسی مامور کی صداقت کو پرکھتے ہیں۔ ہاں اس وقت اس شعر کو تائیدی نشان کے طور پر سمجھ کر الحمد للہ رب العالمین تہ دل سے کہتے ہیں۔ حافظ کیا خوب فرماتا ہے

زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است
بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

جس کی تائید میں قرآن شریف۔ احادیث۔ زمین۔ آسمان۔ زمانہ کتب سابقہ سب بزبان ہیں اُسکو بھلا دیوان حافظ کی فال کی کیا احتیاج

راقم اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

ہوس ٹیکس یا ملازم ٹیکس

قادیان کی نوٹی فائیڈ ایریا کمیٹی گلیوں میں گندہ پانیوں کے منفذ و مخرج کا جو انتظام کر رہی ہے اس کے متعلق ہم کبھی پھر لکھینگے - فی الحال تو ہوس ٹیکس کے متعلق ایک عرضداشت ہے - کہ یہاں احمدی جماعت کے اکثر ممبر کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں - ایک طرف تو مکان والوں نے کرایہ گراں کر دیا ہے اور اس طرح وہ گویا ہوس ٹیکس میں حصہ لے رہے ہیں - اور دوسری طرف خود مکان والوں سے بھی ہوس ٹیکس لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ملازمت پیشہ اصحاب جو یہاں اپنا مکان نہیں رکھتے زیر بار ہو رہے ہیں - کیونکہ ایک طرف وہ کرایہ ادا کرتے ہیں اور دوسری طرف ان سے دو چار روپیہ سالانہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے - میں اُمید کرتا ہوں کہ افسران بالا دست اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائینگے - ر

راقم ایک ٹیکس دہندہ

بدر - یہ دو طرفہ ٹیکس کیسا ہے -

درخواست دعا

برادر سراج الدین صاحب ٹانڈہ سے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ برادر موصوف کی مالی مشکلات کو دور فرما دے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت انھیں نصیب فرما دے - اور دینی دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے -

ایمان ہو تو ایسا ہو

ڈاکٹر عبد المجید خاں کی لڑکی فوت ہو گئی - ان کا خط درج ذیل ہے

سبحان اللہ کیا نمونہ ایمان ہے - " جناب مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ عرض ہے کہ میں نے ۲۱ - جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو جبکہ میری لڑکی احمدی کو سخت تکلیف تھی شب کو جناب باری میں جناب خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ .. اور لڑکی احمدی کے لئے دعا کی پھر میں سو رہا سوتے سوتے بے اختیار میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہو گیا جس سے میری نیند کافور ہو گئی اور فوراً بیدار ہو گیا - وہ فقرہ یہ ہے (جواب ہو چکا) اب مجھکو تردد ہوا کہ یہ احمدی کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ختم ہو گئی - جناب خلیفۃ المسیح کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے رکتا تھا - اگرچہ حضرت صاحب کے متعلق میرا دل فتوے سے انکاری تھا اور بمقابلہ میری لڑکی کے اُن کے لئے یہ فتویٰ دیتے ہوئے دل کو سخت رنج معلوم ہوتا تھا مگر لڑکی کے لئے انشراح الصدر سے یہ فتویٰ دل نے دیدیا تھا کہ بس یہ اسی کے متعلق ہے - پھر میں نے بڑی خوشی سے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اگر ایسی ہزار لڑکیاں قربان ہو کر میرے ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بڑھ جائے تو میں خوش ہوں - چنانچہ ۲۳- جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کی شب کو جو وقت میری لڑکی احمدی پر جان کندنی کا وقت شروع ہوا تو اُس تکلیف میں اُسنے کہا کہ ابا کچھ قرآن سنا دو تاکہ مجھکو نیند آ جائے - میں اُس کو کاندھے لگا کر اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر ارادہ قرآن پڑھنے کا کیا تو بے اختیار میری زبان پر یہ آیت ۳ مرتبہ بے اختیار شروع ہو گئی - یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی - تب مجھکو اور بھی یقین ہو گیا کہ اب یہ داخل جنت ہونے والی ہے - چونکہ اُس کو کبھی کسی نے ڈرا دیا تھا کہ جو مر جاتا ہے اُسے جنگل میں دور دبا آتے ہیں تو وہ ڈرنے لگی - تب میں نے کہا کہ بیٹا مرنے کی کوئی بات نہیں تم چلو ہم بھی تمھارے ساتھ رہینگے ہم سب کو اسی راستہ جانا ہے تب وہ آہستہ آہستہ قرآن مجید سنتے سنتے ایسی سوئی کہ آجتک نہیں جگی اُس کی عمر ۹ سال کی تھی اور یہ باتیں - لیکن مجھکو اُس کے انتقال پر خوشی ہوئی کیونکہ مجھکو یقین کامل ہو گیا کہ میرے دل نے اُس خواب کی تعبیر کے متعلق اس لڑکی کے لئے فتویٰ دیا وہ پورا ہو گیا اور الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت جب ہی سے رو بصحت ہے - اللہ تعالیٰ بہت جلد اُن کو صحت عطا فرما دے - آمین - (ڈاکٹر عبد المجید خان نجیب آبادی)

قابل توجہ افسران محکمہ ریلوے

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بلٹی کا کاغذ تو پہنچ جاتا ہے مگر مال اسٹیشن پر نہیں آتا - شہر والوں کو جہاں ریلوے سٹیشن نزدیک ہو غالباً چنداں تکلیف نہو مگر جو لوگ ریلوے سٹیشن سے دس دس بارہ بارہ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کا اس میں بڑا حرج ہے کیونکہ وہ اندازہ کر کے بار بردار مال چھڑانے کے لئے بھجوا دیتے ہیں لیکن وہاں جاکر معلوم ہوتا ہے کہ مال نہیں آتا جس سے مفت میں کرایہ دینا پڑتا ہے - چنانچہ قادیان میں بھی یہی مشکلات ہیں کئی دفعہ بلٹی کا کاغذ پہنچنے پر جب بارکش کو بھجوایا گیا تو معلوم ہوا مال نہیں آیا - اور پھر مفت میں مزدوری دینی پڑی - اور اگر بہت دنوں کے بعد بھجوایا جائے تو بعض اوقات ڈیمرج پڑ جاتا ہے - کیا ضروری نہیں کہ اسٹیشن ماسٹر ایڈریسی کو اطلاع دے کہ آج آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ گیا ہے میرے خیال میں یہ بہت ضروری بات ہے - فرستندہ بلٹی کا کاغذ پہنچانے کا ذمہ وار ہے مگر اسبات کی اطلاع نہیں دے سکتا کہ آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ چکا ہے - یہ فرض تو ملازمان ریلوے ہی ادا کر سکتے ہیں -

ایک سازش کا انکشاف

ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ مسافر آگرہ نے ایک شخص غلام حیدر کے نام سے قرآن جدید چھاپنا شروع کیا تھا جب سب سے پہلے ہم نے ان الفاظ میں نوٹس لیا تھا کہ غیر ذمہ دار لونڈوں کے ذریعہ کیوں مُنہ چڑایا جاتا ہے - اس کے بعد چونکہ اس کی عبارت خود غلط - املا غلط - انشا غلط - کا مصداق تھی اس لئے ہم نے نوٹس لینا چھوڑ دیا - صرف یہ کہدیا کہ مسلمانوں کی دل آزاری نہ کیجاوے -

اب غلام حیدر عرف ستیہ دیو پنڈت بھوجدت سے منحرف ہوئے تو اصل راز کھلا چنانچہ دھرمپال اپنے رسالہ اندر میں تارادت شرمائی - اسے فرزند پنڈت بھوجدت کا خط چھاپتا ہے کہ نوٹ حیدری حصہ اول میں نکلے ہیں وہ بہت .. غلط ہیں یہانتک کہ باپ کا نام اور جائے پیدائش وغیرہ میں اس نے نہیں دھوکا دیا بلکہ جو ان کے نام سے نکلتے رہے ہیں وہ سب ہمارے لکھے ہوئے ہوتے ... پہلے اس سے برائے نام پنسل سے اُلٹ پلٹ لکھوا لیتے تھے کہ کل کو وہ اسلام میں جاکر یہ نہ کہ سکیں کہ اُنھوں نے اسلام کے خلاف کچھ نہیں لکھا - یہ مصلحت سمجھ کر ان کا نام درج کر دیا جاتا تھا "

یہ ہے آریوں کی ایمانداری اور یہ ہے ان کے لیڈروں کی اخلاقی حالت کا حال جو تمام جہان کے راستبازوں کے مُنہ کُرتے ہیں - اور خود ان کی اندرونی حالت ایسی گندہ ہے کہ خدا کی پناہ - ستیہ دیو کی علیحدگی کے متعلق ابھی یہ وہ بہت سی باتیں ہیں جو انشاء اللہ خود ہی اپنے وقت پر ظاہر ہو جائینگی - ہمیں کیا ضرورت ہے کسی کی پردہ دری کی - خدا خود پردہ پھاڑیگا

اور بہت سے نور الدین

نہ تو میں عالم ہوں نہ کسی احمدی عالم کی صحبت میں رہا - نہ ہی حضرت مسیح کی تصنیفات کو باقاعدہ دیکھا ہے اور نہ ہی حضرت خلیفہ کی خدمت میں باقاعدہ رہا ہوں - صرف قبلہ حضرت امیر المؤمنین مولانا نور الدین کے پُر برکات درس - کلام وعظ کے خطبوں اور مکتوبات وغیرہ کے پڑھتے رہنے سے ہی خدا نے مجھے ہدایت بخشی ہے اگر نور الدین نہ ہوتا تو نور ہدایت کیونکر نصیب ہوتا میں نے حضرت مسیح کو نہیں دیکھا تھا میں اب اسی کو مسیح سمجھتا ہوں - کیونکہ اسی کے طفیل میں نے مسیح کو پہچانا ہے - ہرچند کہ ایک سے ایک بڑھ کر باکمال بزرگ ہمارے سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں مگر کہاں نور الدین کا مرتبہ - میری دعا ہے کہ خدا مجھ وہ روز نہ دکھاوے جبکہ نور ہدایت اس دُنیا میں موجود نہو اے میرے بھائیو سب کے سب بھائیو جو دُنیا کے ہر گوشہ میں

مرآباد ہو یہ دعائیں مانگو اور دعائیں مانگتے مانگتے ہرگز نہ تھکو کہ خدا اس نور ہدایت کی عمر بہت بڑی کر اور اس دنیا میں اور بہت سے نورالدین پیدا ہوں۔ میری یہ درخواست جوش محبت کا نتیجہ نہ سمجھنے لگا بلکہ تاکیدی درخواست ہے۔ آجکل رسم بن گئی ہے کہ کہدیا کہ دعا فرمائیں۔ اور کہدیا کہ دعا کرتے ہیں۔ مگر آپ صدق دل سے یہ دعا کریں۔ خدا کے آگے کوئی کام ناممکن نہیں۔ اے مقدس سرزمین قادیان کے وہ سمجھدار باشندو! جو ہر وقت امیر المومنین قبلہ نورالدین کی فیض صحبت بابرکت کی دولت لوٹ رہے ہو غور سے سنو کہ ہر چیز کی ضرور زکوٰۃ ہوتی ہے۔ یہ دولت جو آپ لوگ لوٹ رہے ہیں اس کی زکوٰۃ یہ ہوگی کہ آپ مل جل کر ایک ایسی کتاب مرتب کر کے ان لوگوں میں جو اس دولت سے تہیدست ہیں شائع کریں جس میں آنحضرت کی سوانح عمری کل وعظ خطبے تقریریں کلام۔ مکتوبات ملفوظات اور خاتمہ پر آنحضرت کی تصنیفات کی فہرست معہ مختصر مضمون کتاب و قیمت وغیرہ کے درج ہوں خدا آپ کو جزائے خیر دیگا۔ جب ایسی کتاب کسی گھر میں موجود ہوگی تو سمجھا جائیگا کہ اس گھر میں نورالدین موجود ہے۔ سب دور افتادہ بھائی اور آئندہ نسلیں آپ کے اس احسان کی شکور ہونگی۔ (آپ کا ایک دور افتادہ غلام دوست محمد حجانہ از جام پور)

احمدیہ لٹریچر کی اشاعت اسلام کی ایک بڑی خدمت ہے

الہ آباد کے جلسہ مذاہب میں احمدیت اور اسلام پر جو دو لیکچر سلسلہ کی طرف سے ہوئے ہیں وہ جس قدر ہر دلعزیزی اور قبولیت کا شرف حاصل کر چکے ہیں محتاج بیان نہیں اور جس قدر بھی ان کی اشاعت ہو تھوڑی ہے۔ خواجہ صاحب والے لیکچر کی اشاعت چونکہ خدا کے فضل سے اچھی ہوگئی ہے اور اس میں بڑا حصہ خواجہ صاحب کی اپنی ہمت کا بھی تھا کہ قریباً چودہ ہزار کے وہ لیکچر اہل ملک کے ہاتھ میں پہنچ گیا لیکن اسپر جسقدر بھی افسوس کیا جائے تھوڑا ہے کہ دوسرا بےنظیر مضمون مولوی محمد علی صاحب کا اسلام پر جو دراصل علمی دلائل کا ایک بیش قیمت خزانہ ہے اور جس کو خود جلسہ کے بے شمار سننے والوں نے بیحد جوش مسرت کے ساتھ نہ فقط سب سے زیادہ پسند کیا بلکہ چوٹی کا مضمون قرار دیا۔ اسپر احمدی قوم کا فرض تھا کہ اس کی ملک میں کافی اشاعت کیجاتی۔ الحمدللہ کہ خود حضرت خلیفۃ المسلمین نے اسپر نہایت واجب نوٹس لیا اور فرمایا کہ اس مضمون کی ملک میں خوب اشاعت کیجاوے۔

لہذا مجھے خیال ہوا کہ لاہور میں ہی چونکہ اس کی چھپائی کا عمدہ سستا اور جلد انتظام ہو سکتا ہے اس لئے بھائیوں کی خدمت میں عرض کروں کہ جملہ بھائی اگر پسند فرماویں اور دل کھولکر اس خدمت میں حصہ لیں تو سردست اردو اور انگریزی کی دس ہزار کاپی کی چھپائی اور اشاعت کا انتظام کیا جاوے جسپر خرچ کا تخمینہ دو سو روپیہ کا ہے۔ سب بھائی اگر توجہ سے اس امر کو سوچینگے تو معلوم ہوگا اسوقت ہر احمدی کا بڑے سے بڑا فرض جو ہے وہ اشاعت اسلام ہی ہے۔ باقی کام سب اس کی شاخیں ہیں۔ اس کی دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بھائی بطور چندہ اس میں مدد دیں دوسری یہ کہ انجمنیں یا بھائی لاگت پر حسب منشاء جسقدر چاہیں ان کو خرید کر اپنے ہاں تقسیم کریں لاگت کا پورا اندازہ اگرچہ بعد میں ہی ہو سکتا ہے لیکن قیاساً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک روپیہ میں دس کاپیاں پڑینگی پس اس حساب سے علی الحساب جو بھائی چاہیں رقم پیشگی بھیجدیں تا کام شروع کر دیا جاوے۔ والسلام

احقر حکیم محمد حسین قریشی حویلی کابلی مل لاہور

نماز جنازہ چوہدری باغدین سفید پوش کھتووالی کے چچا صاحب چوہدری محمود صاحب کا جنازہ غائب پڑھا جاوے اور سید گلزار حسین قادیان کے عزیز بیمار ہیں ان کے لئے دعا و صحت کیجاوے۔

ایک کمپونڈر کوئی نوجوان احمدی مڈل پاس ہو اور کمپونڈری کا امیدوار بننا چاہے تو وہ دفتر بدر سے ٹکٹ بھیجکر خط و کتابت کرے فی الحال ۵؎ روپیہ ماہوار کے قریب آمد ہو جایا کریگی۔

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کے دعاوی کا اثبات۔ اور اللہ ملائکہ الیوم الآخر انبیاء کتب تمام ارکان اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔ قیمت ۲؍ دفتر بدر سے طلب کریں

خاص رعایت

حضرت کی پورانی تحریریں معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍

سلک مروارید حصہ اول و دوم اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۷؍

مکتوبات احمدیہ اصلی قیمت ۸؍ رعایتی ۴؍

خط اور حضرت کی تقریر رعایتی قیمت ۱؍

سات پارے ترجمۃ القرآن مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب اس زمانہ میں عجیب و غریب تفسیر اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲؍ اس قیمت پر صرف ہمارے دفتر سے ملیگی۔

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آدر۔ $\frac{۳۲}{۴۸}$

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سوچا ہوتا تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۸؍ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵؍

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگوا کر ملاحظہ فرماویں

صابن سازی

$\frac{۱۳}{۲۴}$

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ چار روپیہ تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپیہ دوآنہ کر دی ہے تاکہ غریب غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون آگ دیئے جو نہ صرف چند منٹ میں طیار کرنیکی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲؍ میں روانہ ہوگی۔

(۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ۔ ورنہ جواب سے جواب

(۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس بھیجائیگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کرنا ہوگا بدون اجازت مینجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب ڈاکخانہ کھوڑ ریاواڑہ ضلع لائل پور

مفرح یاقوتی طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف